REGD No. L. 5254

223

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱ | ۱۳ تبوک ۱۳۳۵ ہش | ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۱۴

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ مری جانے کے ارادے سے جابہ تشریف لے گئے

ربوہ ۱۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کل صبح ساڑھے سات بجے مری جانے کے ارادے سے بذریعہ موٹر کار جابہ تشریف لے گئے۔

کل صبح روانگی سے قبل صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا:۔

"صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

اس عرصہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کو ربوہ کا امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت کل سے ناساز ہے اور سر میں بہت درد ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کل مورخہ ۱۱ ستمبر کو قائد اعظم مرحوم کے یوم وفات کے موقعہ پر ربوہ کے مرکزی دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل رہی۔

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

## مولوی علی محمد صاحب اجمیری کے خط کا جواب

مولوی علی محمد صاحب اجمیری

آپ کا خط ملا۔ آپ نے میری اس بات کی تردید کی ہے کہ مرزا بشیر احمد صاحب کے متعلق اللہ تعالےٰ کے الہام ہیں وہ ان کو بچالیں گے اور لکھا ہے۔ میاں منان کے متعلق آپ نے سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ حالانکہ یہ صریحاً جھوٹ ہے۔ میں نے جو الفاظ عبد المنان کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ وہی عبد الوہاب کے متعلق کئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ میاں عبد الوہاب اور عبد المنان پارٹی ناکام و نامراد رہے گی، خدا جس کو چاہے گا خلیفہ بنالے گا۔ اور یہ خلیفہ گر دونوں جہان کی ناراضگی خدا تعالےٰ کی طرف سے حاصل کریں گے۔ کیا یہ سخت لفظ ہیں کہ عبد الوہاب اور عبد المنان پارٹی ناکام و نامراد رہے گی اور خدا جس کو چاہے گا خلیفہ بنائے گا۔

آپ نے لکھا ہے یہ دونوں کسی کی زبان نہیں پکڑ سکتے گویا آپ کے نزدیک پارٹی تو ہے مگر یہ اس میں شامل نہیں۔ میں نے بھی تو یہی لکھا تھا کہ عبد الوہاب اور عبد المنان پارٹی ناکام رہے گی۔ گویا آپ کے نزدیک اگر پارٹی عبد المنان کا نام لے تو خدا کی نصرت اسے حاصل ہوگی۔ شائد کسی اور کا نام لے تو تباہ ہو جائے گی گویا آپ کے نزدیک خدا کا الہام اور آپ کا علم برابر ہیں۔ آپ نے دونوں باتوں کا ایک نتیجہ نکالا ہے۔ میں نے تو یہ لکھا تھا کہ چونکہ میاں بشیر احمد صاحب کے متعلق حضرت صاحب کے الہامات ہیں اس لئے وہ بچ جائیں گے جس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالےٰ کو علم تھا کہ میاں بشیر ایسی حرکت نہیں کریں گے۔ ورنہ انکے متعلق بشارتوں کے الہام ہی کیوں بھیجتا مگر آپ عالم الغیب نہیں۔ آپ منان کے متعلق جو کچھ کہتے ہیں وہ اپنے علم کی بناء پر کہتے ہیں اور اپنے علم اور خدا کے علم کو برابر قرار دیتے ہیں۔ خدا تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی فرماتا ہے کہ انکا علم بھی خدا تعالےٰ کے علم کے برابر نہیں۔ پس خدا تعالےٰ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو بھی اپنے علم کے مقابلہ میں کم قرار دیتا ہے مگر آپ اپنے علم کو خدا تعالےٰ کے علم کے برابر سمجھتے ہیں اور یہ دہریت کی علامت ہے اگر یہ حالت جاری رہی تو آپ ایک دن دہریت پر پہنچکر رہیں گے۔

میں آپکو جانتا ہوں لیکن باوجود اسکے میں آپکی باتوں کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ آپ نے اس شخص کا نام نہیں لکھا جس نے آپکو یہ کہا تھا کہ پیپل کے نیچے کھڑے ہونے والے آدمیوں میں سے ایک آپ تھے جب تک آپ اس شخص کا نام نہ بتائیں اور میں اس سے پوچھ نہ لوں میں آپکو کذّاب سمجھتا ہوں۔ قرآن کریم فرماتا ہے ان جاءکم فاسقٌ بنباءٍ فتبیّنوا۔

یہ ٹھیک ہے کہ یہ ۲۷، ۲۸ سال کا پرانا واقعہ ہے مگر آپکا حافظہ مجھ سے زیادہ کمزور ہے آپ نے لکھا ہے کہ عبد الوہاب اس میں شامل نہیں تھے۔ لیکن میرے پاس خود میاں زاہد سے سننے والے ایک شخص کی شہادت موجود ہے کہ مجھ سے انہوں نے کہا کہ عبد الوہاب ہماری سازش میں شامل تھا۔ مگر وہ اس لئے بچ گیا کہ وہ خلیفہ اول کا بیٹا تھا اور ہم غریب مارے گئے۔ ایک شہادت میرے پاس آچکی ہے۔ اور ایک دوسری شہادت کے متعلق خبر ہے کہ وہ بھی انشاء اللہ آجائے گی آپ تو یہ سمجھتے تھے کہ آپکا اور وہاب کا خط میاں زاہد کے پاس گیا ہے۔ لیکن وہ خدا تعالےٰ نے میرے پاس بھجوا دیا تھا میاں زاہد نے اس پر جو جواب لکھا تھا وہ خط لے جانے والے نے مجھے دے دیا تھا۔

خدا تعالےٰ نے وہ گواہ بھی مہیا کر دیئے ہیں جنہوں نے یہ گواہی دی ہے کہ ۱۹۱۵ء میں یا اسکے قریب میاں عبد السلام اور میاں عبد المنان شملہ آئے۔ چونکہ ہم لوگ خلافت اور نبوت کے جھگڑے کی وجہ سے ہی احمدی ہوئے تھے تازہ تازہ جوش تھا۔ آنکھیں کھلی رکھتے تھے مولوی عبد السلام بھی مولوی محمد علی سے ملے اور میاں منان عید کے دن ان کی گود میں بیٹھے اور ان سے نذرانہ وصول کیا۔ مولوی عمر دین شملوی نے جب مولوی عبد السلام کو طعنہ دیا کہ آپ کا بھائی نذرانہ لیکر آیا ہے اور آپ ملاقات کر کے آئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آپکو ہمارے ذاتی تعلقات میں دخل دینے کا کیا حق ہے۔ یعنی جو لوگ، ہر ناخلف اولاد کے باپ کی مخالفت کرتے تھے اور اسکو مرتد اور ظالم قرار دیتے تھے ان سے دوستی اور محبت رکھنے پر کیوں اعتراض کیا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

# حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خط

## "میں اب ضعیف بیمار اور بہت بڈھا ہوں موت قریب ہے"

### مولوی عبدالوہاب اور ان کے ساتھی بتائیں کہ کیا حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کو بھی بڑھاپے کی وجہ سے معزول ہو جانا چاہیئے تھا

ذیل میں ہم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ایک خط کا چربہ درج کرتے ہیں جو آپ نے ۲۴ اپریل ۱۳ء کو مردان کے ایک معزز رئیس خان محمد اسلم خانصاحب آفریدی کے نام تحریر فرمایا تھا۔

اس خط میں حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ

"میں اب ضعیف ۔ بیمار اور بہت بڈھا ہوں موت قریب ہے"

یہ فقرہ آپ نے اپنی وفات سے قریباً ایک سال قبل تحریر فرمایا۔ آپ کے بیٹے مولوی عبدالوہاب صاحب کے خیال کے مطابق تو اسی وقت جماعت کو چاہیئے تھا کہ آپ کو (نعوذ باللہ) خلافت سے معزول کر دیا جاتا کیونکہ ان کا خیال یہی ہے کہ جب خلیفہ بوڑھا ہو جائے تو اسے معزول کر دینا چاہیئے۔ لیکن اس وقت نہ جماعت نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو معزول کیا اور نہ آپ نے خود خلافت سے دستبرداری اختیار کی بلکہ آپ آخری وقت تک یہی فرماتے رہے کہ

"خدا تعالےٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا"

(الحکم ۲۱ جنوری ۱۳ء)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا یہ خط ان کے بیٹے مولوی عبدالوہاب صاحب اور دوسرے معترضین کے لئے ایک اتمام حجت ہے۔

مکرم معظم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے آپ سے دلی محبت ہے۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے لئے آپ یقین کریں۔ دنیا کے لالچ ہرگز میں پسند نہیں کرتا ـــــ ان مولوی صاحب سے ذرہ میں نے تعلق پیدا نہیں کیا۔ صرف اس لئے کہ یہ لوگ اللہ سے نہیں ڈرتے دنیاداری سے ایمان فروشی تک ان کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ رحم فرمائے آپ کو صحت بدیا فرمائش ہے اور اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ میں اب ضعیف ۔ بیمار ۔ اور بہت بڈھا ہوں۔ موت قریب ہے اللہ تعالےٰ آپ کو صحت دے آمین ـــــ اس مرض کے متعلق بعض کو کراچی بمبئی کی آب و ہوا مفید ہوتی ہے۔ اور بعض پہاڑوں کی۔ اس میں آپ تجربہ فرمالیں۔ اب آپ کی طبیعت بحمد اللہ رو بہ اصلاح ہے چند روز کے معالجہ سے آپ تندرست ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ مجھے امید ہے۔ چند تدابیر عرض کرتا ہوں مدنظر رہیں قرآن مجید مترجم صرف تحت لفظ ہمیشہ آپ پڑھیں اور اس پر عمل کریں۔ نماز کی پابندی پانچ وقت رکھیں۔ کسی کی برائی میں شریک نہ ہوں لا الٰہ الا اللہ درود والحمد شریف بہت پڑھا کریں۔

نورالدین ۱۲ اپریل ۱۳ء

# موجودہ فتنہ کے متعلق ۱۹۵۰ء کا ایک اور اہم رؤیا

از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

چند دن ہوئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ مجھے رؤیا میں ایک لومڑی کی خبر دی گئی تھی جس سے مراد درحقیقت ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ

پدرم سلطان بود

ہم فلاں بڑے آدمی کے بیٹے ہیں لیکن اس کے علاوہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض اور خوابیں بھی ہیں جو ایسے لوگوں کی تعیین کر دیتی ہیں۔ چنانچہ اب میں ذیل میں وہ خواب درج کرتا ہوں جس سے ایسے لوگوں کی تعیین ہو جاتی ہے جو خلافت کے خلاف فتنہ اٹھانے والے تھے۔

یہ خواب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوستوں کے سامنے ۲۷ جون ۱۹۵۰ء کو کوئٹہ کے مقام پر بیان کی تھی اور الفضل میں ۲۳ جولائی ۱۹۵۰ء کے پرچہ میں شائع ہوئی۔ گویا آج سے ساڑھے چھ سال پہلے۔

"الفضل" کے الفاظ یہ ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ ایک اشتہار ہے جو کسی شخص نے لکھا ہے جو شخص مجھے خواب کے بعد یاد رہا ہے مگر میں اس کا نام نہیں لینا چاہتا صرف اتنا بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ اشتہار ہمارے کسی رشتہ دار نے دیا ہے۔ مگر اس کی رشتہ داری میری بیویوں کے ذریعہ سے ہے۔ اس اشتہار میں میرے بعض بچوں کے متعلق تعریفی الفاظ ہیں۔ اور ان کی بڑائی کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ میں رؤیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض ایک چالاکی ہے۔ درحقیقت اس کی غرض جماعت میں فتنہ پیدا کرنا ہے۔ اگر کوئی غیر کی تعریف کرے تو مخاطب سمجھتا ہے کہ جماعت میں فتنہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور میں اس کو روکنے کی کوشش کرونگا۔ لیکن اگر میرے بعض بچوں کا نام لے کر ان کی تعریف کی جائے تو تعریف کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح میری توجہ اس کے فتنہ کی طرف نہیں پھریگی۔ اور میں یہ کہوں گا کہ اس میں تو میرے بیٹوں کی تعریف کی گئی ہے اس میں فتنہ کی کونسی بات ہے اسی نقطہ نگاہ سے اس نے اشتہار میں میرے بعض بیٹوں کی تعریف کی ہے۔ لیکن رؤیا میں میں کہتا ہوں کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ چاہے تم کتنے ہی چکر دے کر بات کرو۔ ظاہر ہے کہ تم جماعت میں اس سے فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہو اور تمہاری غرض یہ ہے کہ میں بھی دنیاداروں کی طرح اپنے بیٹوں کی تعریف سنکر خوش ہو جاؤنگا اور اصل بات کی طرف میری توجہ نہیں پھریگی۔ پس رؤیا میں میں نے اس اشتہار پر اظہار نفرت کیا۔ اور میں نے کہا کہ میں اس قسم کی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے وہ بیٹے بھی معلوم ہیں جن کا نام لے کر اس نے تعریف کی ہے اور مجھے لکھنے والا بھی معلوم ہے۔ لیکن میں کسی کا نام نہیں لیتا۔

اس رؤیا سے کچھ عرصہ پہلے مجھے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ ایک طبقہ جماعت میں اس قسم کی حرکات کر رہا ہے۔ گو خواب کے دنوں میں اس طرف کبھی خیال نہ گیا تھا۔ لیکن بعض واقعات سے قریباً سال بھر سے میرے اندر یہ احساس تھا کہ جوں جوں میری عمر زیادہ ہوتی جا رہی ہے جماعت کا منافق طبقہ یہ سمجھنے لگا ہے۔ کہ اب تو ان کی زندگی کے تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں۔ آئندہ کے لئے ابھی سے اپنے قدم جمانے کی کوشش کرو۔ گویا وہی پیغامیوں والا فتنہ جو ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوا۔ اسی کو ایک اور رنگ میں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جب کوئی بادشاہت بدلتی ہے نچلے طبقہ کے لئے ابھرنے کا موقعہ نکل آتا ہے۔ پس بعض لوگ جن کے اندر اخلاص نہیں اور جو سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں اس پر کس وقت موت آجائے انہوں نے ابھی سے اپنے قدم جمانے کی کوشش شروع کر دی ہے اور قریباً سال بھر سے مجھے یہ بات نظر آرہی تھی۔ مگر وہ تو قیاسی بات تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں بھی مجھے بتایا ہے کہ بعض لوگ اس قسم کی کوشش کر رہے ہیں اور وہ اپنا تعلق جتا کر اور اپنی محبت کا اظہار کر کے مختلف ناموں سے اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں جو جماعت میں فتنہ پیدا کرنے والی ہیں۔ لیکن یہ ظاہر بات ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ اوّل تو خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی صداقت دنیا میں آتی ہے وہ جب تک پوری طرح قائم نہ ہو جائے اس وقت تک اسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ یہ ایک موٹا اصول ہے۔ جس کے خلاف دنیا میں کبھی نہیں ہوا۔ دوسرے خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض میں شامل کیا ہے۔ اور گزشتہ انبیاء کی پیشگوئیاں اس بات کا ثبوت ہیں بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے آپ نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجال من ھؤلاء (بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ) وہاں آپ نے رجال کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے کہ درحقیقت ایک سے زیادہ آدمی ہونگے جن کے ہاتھ سے یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ اس لئے وہ میرے نام کو تبھی مٹا سکتے ہیں جب اس کے ساتھ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی مٹا دیں۔ ایک غیر احمدی کے لئے تو یہ یکساں بات ہے وہ کہیگا انکا نام بھی مٹ جائے

مگر کم سے کم جو ہماری جماعت میں داخل ہو۔ اسے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مٹ نہیں سکتا۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام مٹ نہیں سکتا۔ تو اس قسم کا فتنہ میرے نام کے متعلق بھی پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال یہ ایک اہم رویا ہے۔ جو جماعت سے بہت زیادہ تعلق رکھتی ہے"۔

اس رویا کی حقیقت سمجھنے کے لئے دو واقعات مدنظر رکھنے چاہئیں۔

ایک تو یہ کہ میاں عبدالوہاب نے اللہ رکھا کے ذریعہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق جماعت میں بدظنی پیدا کرنی چاہی اور تعبیر رؤیا کے مطابق یہ کام اشتہار دینا ہی کہلائے گا۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو باغی سونے کے کڑوں کی صورت میں دکھائے گئے۔ اور ہتھیار یہ استعمال کیا۔ کہ کہا ان کی جگہ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب یا مرزا بشیر احمد صاحب کو خلیفہ بنا دیا جائے اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اٹھارہ سال سے شائع شدہ خواب ہے کہ وہ اس طرح حضور کے سامنے لیٹے ہوئے ہیں جس طرح بیٹا باپ کے سامنے لیٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور حضور خواب میں سمجھتے ہیں کہ وہ روحانی طور پر میرے بیٹے ہیں (دیکھو الفضل ۲۲ مئی ۱۹۳۸ء صفحہ ۲) اور میاں بشیر احمد صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور چھوٹا بھائی بھی بیٹے کے برابر ہوتا ہے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ خواب میں یہ فقرہ ہے

"اس کی رشتہ داری میری بیویوں کے ذریعہ سے ہے"

جس کے معنے یہ ہیں کہ حضور کی ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی طرف سے شرارت ہوگی چنانچہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک دوسری بیوی یعنی ام طاہرؓ کی طرف سے ایک رشتہ دار نے کھلے طور پر اس خواب کی تصدیق کر دی

پروفیسر مرزا منظور احمد صاحب جو مرزا غلام رسول صاحب پشاوری کے بیٹے ہیں اور نہایت مخلص نوجوان ہیں۔ انہوں نے سینئر سب جج ایبٹ آباد کے سامنے ایک بیان دیا ہے جس کی سب جج صاحب نے اپنے دستخط کے ساتھ تصدیق کی ہے۔ اس بیان میں وہ لکھتے ہیں کہ

"ایک موقعہ پر لاہور میں اغلباً ۱۹۵۵ء کے آغاز میں ایک ملاقات ہوئی۔ جس میں فیضی نے باتوں باتوں میں یہ کہا کہ ان دنوں ربوہ میں یعنی مرکز میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو خلیفہ ثالث بنائے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو Neglect کیا جا رہا ہے۔ اور حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان تمام اشخاص کو جو روک بن سکتے ہیں بکھیرا جا رہا ہے۔ مثلاً میاں طاہر احمد صاحب (جو حضور کا بیٹا ام طاہر کے بطن سے ہے۔ جن کے بھائی سید ولی اللہ شاہ صاحب کا پروفیسر فیضی داماد ہے) داؤد احمد صاحب (ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب) (داؤد احمد بھی پروفیسر فیضی کا اس طرح رشتہ دار ہے۔ کہ اس کی بیوی فیضی کی بیوی کی پھوپھی زاد بہن ہے۔ جس طرح طاہر احمد اس کی بیوی کا پھوپھی زاد بھائی ہے) (کو) لنڈن بھیجا گیا ہے۔ اور حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کو اس بڑھاپے کی عمر میں دمشق بھیجا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ"

اس میں پروفیسر فیضی کا ذکر ہے۔ یہ بھی حضور کی ایک بیوی کی طرف سے حضور کا رشتہ دار ہے۔ یعنی ام طاہر کے بھائی سید ولی اللہ شاہ صاحب کا داماد ہے۔ اور جیسا کہ مرزا منظور احمد صاحب کے بیان سے ظاہر ہے۔ اس نے اپنے فتنہ پر پردہ ڈالنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیٹے طاہر احمد اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے داماد داؤد احمد کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ طاہر احمد اور داؤد احمد کو بھی انہوں نے لنڈن اسی لئے تعلیم کے لئے بھیج دیا ہے۔ کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ گویا طاہر احمد جو ان کا بیٹا ہے۔ اور داؤد احمد جو ان کا داماد ہے۔ وہ تو اچھے ہیں۔ اور وہ خلافت کے مستحق ہو سکتے تھے۔ مگر ان کو پاکستان سے نکال دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔

مرزا منظور احمد صاحب کے بیان کے مطابق اس نے یہ بھی کہا۔ کہ میرے خسر سید ولی اللہ شاہ صاحب کو بھی اس لئے دمشق بھیج دیا گیا ہے۔ کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ حالانکہ ولی اللہ شاہ صاحب کی بیوی نے نہایت منت اور سماجت سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے درخواست کی تھی کہ مجھے دمشق بھیجا جائے۔ میں رشتہ داروں کو مل آؤں۔ اور بعد میں حضور کو لکھا تھا۔ کہ میرے خاوند کو جلدی بھیجو کہ میں اداس ہو گئی ہوں۔ اور سید ولی اللہ شاہ صاحب جو اس کے خسر ہیں۔ انہوں نے مری جا کر خاص طور پر حضور سے کہا۔ کہ انجمن مجھے کرایہ دینے میں دیر کر رہی ہے۔ آپ اس پر زور دیں۔ کہ مجھے جلدی کرایہ دے۔ تاکہ میں جلدی سے اپنے بیوی بچوں کے پاس پہنچ جاؤں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے کہا کہ میں اس شرط سے اجازت دیتا ہوں کہ آپ ایک مہینہ کے اندر اندر واپس آجائیں۔ لیکن ان کا داماد یہ کہتا ہے۔ کہ میرا وہ خسر جس نے منتیں کر کر کے کرایہ لیا تھا۔ اور جس کے اور جس کے خاندان کے سفر پر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید نے تیرہ ہزار روپیہ خرچ کیا ہے۔ اس کو اس لئے دمشق بھیج دیا گیا ہے۔ کہ کہیں وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ اور اسی نے حضور کے اس بیٹے کی نسبت جو اس کی بیوی کی پھوپھی کا بیٹا ہے۔ یہ کہا ہے کہ اس کو بھی لنڈن اس لئے بھیج دیا ہے۔ کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائے۔ اور وہ لڑکا ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ کہ مجھے کچھ اور ٹھہرنے دیا جائے۔ تاکہ میں اپنی تعلیم مکمل کر لوں۔ گویا یہ سارا خاندان احسان فراموشی پر تلا ہوا ہے۔ ایک کہتا ہے۔ مجھے لنڈن رہنے دو۔ دوسرا کہتا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کو حکم دو۔ کہ مجھے جلدی کرایہ دے۔ تاکہ میں اپنی بیوی کے پاس پہنچوں۔ لیکن ایک کا داماد اور دوسرے کا بہنوئی کہتا ہے۔ کہ میرے خسر اور میرے سالے کو اس لئے دمشق اور لنڈن بھیج دیا گیا ہے۔ کہ وہ خلیفہ نہ ہو جائیں۔ کیا کوئی شخص بتا سکتا ہے۔ کہ اس نے کوئی ایسا خاندان دیکھا ہے۔ قریباً پچیس ہزار روپیہ تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا طاہر احمد اور داؤد احمد کی تعلیم اور سفر ولایت پر خرچ ہوا مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ خلافت سے محروم کرنے کے لئے ہمارے ان رشتہ داروں کو باہر بھیج دیا گیا ہے۔ اگر ان میں کوئی دیانت ہے۔ تو اپنے ان رشتہ داروں سے اعلان کروائیں۔ کہ کیا وہ خلافت کے متمنی ہیں۔ اگر ولی اللہ شاہ صاحب اور طاہر احمد سے وہ یہ بات نہ کہلوا سکیں۔ تو پھر خدا تعالےٰ کے اس وعید سے ڈریں جو کہ ایسی باتیں کرنے والوں کے متعلق ہے۔

طاہر احمد کی تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس بارے میں تار بھی آچکی ہے۔ جس میں اس نے موجودہ فتنہ سے کامل برأت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا یقین دلایا ہے۔ چنانچہ اس کی تار کے الفاظ یہ ہیں:-

L.T. London
Khalifatul Messieh Rabwah
I assure you all my unstinting loyalty
to you till death Inshaullah.
Tahirahmad

یعنی میں اپنی غیر متزلزل وفاداری کا تادم مرگ آپ کو یقین دلاتا ہوں۔
اور سید داؤد احمد کی وفاداری کا خط بھی الفضل میں شائع ہو چکا ہے

## مرزا طاہر احمد صاحب کا خط

اسی طرح ۶ اگست کو طاہر احمد نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے نام ایک خط لکھا۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ طاہر احمد لکھتا ہے:۔

میرے پیارے ابا جان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

پاکستان میں جو مولوی عبدالوہاب اور ان کے ساتھیوں نے فتنہ برپا کیا ہوا ہے۔ اس سے بہت تشویش ہوئی۔ ہم سب دعا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فتنہ پردازوں کا منہ کالا کرے۔ جیسا کہ ہمیشہ کرتا رہا ہے۔

دو تین ہفتے ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ میں ربوہ میں پکی سڑک کی طرف سے داخل ہو رہا ہوں۔ سامنے عین ربوہ کے مرکز میں منارۃ المسیح نظر آتا ہے۔ جو نہایت اونچا اور شاندار ہے۔ اور مجھے یہ وہم بھی نہیں آتا۔ کہ یہ پہلے قادیان میں تھا۔ اچانک میری نظر محلہ دار الصدر شرقی کے کوارٹرز کے حصہ کی طرف پڑتی ہے۔ وہاں مجھے ایک نیا مکان نظر آتا ہے، جس کی چھت پر ایک چھوٹا سا منارہ بنا ہوا ہے۔ جس کی شکل منارۃ المسیح کی سی

225

ہے۔ اس کو دیکھ کر میری طبیعت میں سخت کراہت پیدا ہوتی ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ اس سے لوگوں کو دھوکا ہوگا۔ میں اس گھر کی طرف جا کر اس کے رہنے والوں سے بات کرتا ہوں۔ جو جہلم یا چکوال کی طرف کے مستری ٹائپ لوگ ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم نے تو محض سجاوٹ کے لئے بنایا ہے۔ دھوکا دہی یا فتنہ کی نیت سے نہیں۔ میں قریب سے جب اس منارہ کو دیکھتا ہوں۔ تو اصل منارہ پر جہاں منارۃ المسیحؑ لکھا ہوا ہے۔ اس کی وہ جگہ خالی پڑی ہے۔ اس پر مجھے یہ تو تسلی ہوتی ہے کہ احمدیوں کو دھوکا نہیں ہوگا۔ مگر پھر میں سمجھتا ہوں۔ کہ سڑک پر سے گذرنے والے ناواقف غیر احمدی دھوکے میں پڑ جائیں گے۔ باجی داؤد کو میں نے صبح اٹھتے ہی یہ خواب سنا دی تھی۔ اور ہم سب کا یہ خیال تھا۔ کہ خدانخواستہ کوئی فتنہ اٹھنے والا ہے۔ والسلام مرزا طاہر احمد

طاہر احمد نے یہ خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نام لکھ کر فیضی کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔ لیکن اس کے خسر سید ولی اللہ شاہ صاحب نے اپنی بھتیجی کے نام خط لکھا۔ براہ راست حضور کو نہیں لکھا۔ اور انہوں نے وہ خط پھاڑ دیا۔ چونکہ ان کی بھتیجی (یعنی سیدہ مہر آپا صاحبہ) کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کا کوئی افسر مقرر نہیں کیا اس لئے حضور نے فرمایا ہے کہ جب تک سید ولی اللہ شاہ صاحب کی براءت نہ پہنچے۔ ان کو بری نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے داماد اور بیٹی کو اطلاع نہیں دی۔ کہ میں منتیں کرکے جا رہا ہوں۔ مجھے نکالا نہیں جا رہا۔ کرایہ کے متعلق بھی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے جتنے خط ملے ہیں یا وہ بھی انہوں نے اپنی بھتیجی کو لکھے ہیں۔ براہ راست نہیں لکھے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنی بھتیجی کو خلیفہ سمجھتے ہیں۔

میں یہ بھی کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ فیضی اور اس کے دو بھائیوں کو مستثنیٰ کرکے اس کے دوسرے رشتہ دار بڑے نیک ہیں۔ چنانچہ اس کے والد بہت بزرگ آدمی تھے۔ اور اس کے بڑے بھائی ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ہماری جماعت گجرات کے امیر ہیں۔ اور مخلص اور کارکن احمدی ہیں۔ اور اس کے بڑے بہنوئی راجہ علی محمد صاحب بھی نہایت نیک آدمی ہیں۔ اور سلسلہ کے ناظر اعلیٰ رہ چکے ہیں۔ گو وہ سادہ طبیعت بہت ہیں۔ حضور کو لکھتے رہتے ہیں۔ کہ میرا بیٹا بشیر رازی بالکل فتنہ میں شامل نہیں۔ حالانکہ لاہور کی جماعت جہاں وہ رہتا ہے۔ کثرت سے لکھتی رہتی ہے۔ کہ وہ فتنہ میں شامل ہے۔ گویا ان کے نزدیک ساری جماعت لاہور کے مقابلہ میں ان کا بیٹا سچا ہے۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کی رو سے اس قسم کی غلط فہمی بڑی خطرناک ہوتی ہے۔

اب ہم ذیل میں مرزا منظور احمد صاحب کا وہ بیان جس کی سینیئر سب جج صاحب ایبٹ آباد نے تصدیق کی ہے۔ تفصیلاً درج کرتے ہیں۔

## مرزا منظور احمد صاحب ایم ایس سی کا بیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Abbattabad
27-7-56

مکرم و محترم جناب ناظر صاحب امور عامہ انجمن احمدیہ ربوہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے استفسار کے جواب میں آپ کو مندرجہ ذیل باتوں کے متعلق اطلاع بہم پہنچا رہا ہوں۔ جو میں نے فیض الرحمٰن صاحب فیضی سے مختلف ملاقاتوں سے سنیں۔ (جن سے ملاقات میری بیوی کے ماموں ہونے کی وجہ سے ہوا کرتی ہے)

(۱) فیضی صاحب نے کئی دفعہ کہا ہے۔ کہ حضور کے لڑکوں نے بھی وقف کیا ہوا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی وقف کیا ہوا ہے۔ مگر جو سختی۔ بے انصافی۔ بے توجگی دوسرے لوگوں سے برتی جاتی ہے۔ اور جو فردِ جرم ان پر لگایا جاتا ہے۔ وہی فردِ جرم حضور کے لڑکوں یا رشتہ داروں پر نہیں لگایا جاتا۔ مثلاً ان میں سے کوئی بھی تبلیغ کے قابل نہیں نہ علمی لحاظ سے اور نہ عملی لحاظ سے مگر پھر بھی ان کو مخلص سے مخلص واقفِ زندگی پر ترجیح دی جاتی ہے۔

(۲) ایک دفعہ رمضان (۱۹۵۵ء) کے مہینہ کے اواخر میں گجرات گیا تھا۔ وہاں رمضان کے آخری دن مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم قرآن مجید کا درس ختم کر رہے تھے۔ فیضی صاحب بھی وہاں ان دنوں گجرات آئے ہوئے تھے۔ جب راجہ علی محمد صاحب کے ہاں سب طعام پر اکٹھے ہوئے۔ تو میں نے فیضی صاحب سے پوچھا۔ کہ آپ درس پر کیوں نہیں آئے۔ اس پر فیضی نے کہا۔ ”دیکھے ہوئے ہیں درس دینے والے یہ لوگ اوپر سے اور ہیں اور اندر سے اور ہوتے ہیں۔ اور ان لوگوں میں در اصل کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اور قرآن کریم کے درس سے روحانیت کا کوئی تعلق نہیں۔“

میں نے جواباً کہا۔ کہ اگر قرآن کریم سے روحانیت کا تعلق نہیں۔ تو Economics کی کتب سے ہے؟ (کیونکہ فیضی صاحب Economics کے ایم اے ہیں) پھر میں نے کہا۔ ہمارے موجودہ حضرت صاحب کی مثال لے لو۔ انہوں نے قرآن مجید کی ایسی ایسی حقیقتیں بیان (کی) ہیں۔ جن کے مطالعہ سے کئی شبہات خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ اور انسان روحانی فرحت اور رفعت محسوس کرتا ہے۔ اور یہ کہ جس طریق سے انہوں نے قرآن مجید کی approach کی ہے اور کسی نے بھی نہیں کی ہے۔ اور اب تمام دنیا اور اہل علم ان کی تفسیروں سے علمی اور روحانی لحاظ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس پر فیضی کہنے لگا۔ کہ اتنی موٹی موٹی تفسیریں کون پڑھتا ہے۔ اور پھر میری والدہ ان سے زیادہ نیک ہے۔ اور پھر قصے سنانے شروع کر دیئے۔ کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی خواہ مخواہ طرفداری کرتے ہیں۔ واقفین کو انسان بھی نہیں سمجھتے۔ ان کے فلاں رشتہ دار نے اتنے روپے کھا لئے ہیں۔ فلاں نے اتنے مگر اُن کے بارہ میں جماعت کا سارا انتظام اور قضا معطل ہو جایا کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس بات میں ان کے بھائی عطاء الرحمٰن صاحب بھی شامل ہو گئے۔ چنانچہ اس پر میری اور ان کی ترش کلامی ہوئی۔ اتنے میں راجہ صاحب بھی آ گئے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ اگر تمہاری ماں نیک ہے۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ مگر آپ لوگ اسے حضرت صاحب کے مقابلہ پر کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور انہوں نے فیضی صاحب کو اور عطاء الرحمٰن کو خوب ڈانٹا۔

(۳) ایک موقعہ پر لاہور میں اغلباً ۱۹۵۵ء کے آغاز میں ایک ملاقات ہوئی۔ جس میں فیضی نے باتوں باتوں میں یہ کہا۔ کہ ان دنوں ربوہ میں یعنی مرکز میں حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو خلیفۂ ثالث بنائے جانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو Neglect کیا جا رہا ہے۔ اور حضرت میاں ناصر احمد صاحب کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان تمام اشخاص کو جو روک بن سکتے ہیں بکھیرا جا رہا ہے۔ مثلاً میاں طاہر احمد صاحب۔ میاں داؤد احمد صاحب (ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ) (کو) لنڈن بھیجا گیا ہے۔ اور حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کو اس بڑھاپے کی عمر میں دمشق بھیجا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ مندرجہ بالا باتیں عموماً فیضی صاحب کا موضوع سخن ہوا کرتی ہیں۔ اور میری ملاقات ان سے میری بیوی کے ماموں ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مگر میری اور ان کی ملاقات ہمیشہ hot discussion اور پھر جھگڑے میں ختم ہوا کرتی ہے۔ ان کی ان باتوں کی وجہ سے ان کے بڑے بھائی مکرم خادم صاحب۔ مکرم راجہ صاحب اور میری ساس یعنی بیگم راجہ صاحب پسند نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے فیضی صاحب خادم صاحب کے خلاف بھی باتیں کرتا رہتا ہے۔ والسلام خاکسار مرزا منظور احمد ۲۷/۷/۵۶

Address: Mirza Manzur Ahmad M.Sc
Lecturer Govt. College Abbattabad
Attested Written in my presence
Abdullah jan Mirza, senior sub judge
Abbattabad
27.7.56

یہ تحریر میرے سامنے بر کوٹھی مکرم مرزا عبد اللہ جان صاحب بوقت ساڑھے بارہ بجے لکھی گئی۔ خادم حسین ناظر امور عامہ 27/7/56

خاکسار عبد الرحمٰن انور پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

## درخواست ہائے دعا

(۱) محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل صدر محلہ دار الصدر شرقی ربوہ کی طبیعت آج کل ناساز ہے۔ زکام کے علاوہ بخار کی بھی شکایت ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ ان کی مکمل صحتیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ لطف الرحمٰن ناز دار الصدر شرقی ربوہ

(۲) میری بچی نعیمہ فہیم بعمر ۱۴ سال کا کل میو ہسپتال میں گردے کا اپریشن ہوگا۔ اس سے پہلے اپنڈے سائیٹس کا اپریشن ہوا تھا۔ حالت نہایت کمزور ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب کرے۔ بچی کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور مجھے مولا کریم مشکلات سے نجات بخشے۔ سید محمد سعید سلیم دار التجلید اردو بازار لاہور

(۳) مکرم کیپٹن خادم حسین ملک ناظر امور عامہ شدید بخار سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی شفایابی اور بحالیٔ صحت کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار محمد نذیر فاروقی نظارت امور عامہ)

# ربوہ میں شمع خلافت کے پروانوں کا اجتماع

## برکاتِ خلافت پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

مورخہ ۷ ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب محلہ دارالصدر حلقہ "ج" کے زیر اہتمام ایک شاندار جلسہ زیر صدارت مکرم سید زمان شاہ صاحب صدر عمومی ربوہ منعقد ہوا کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو فضل الرحمٰن صاحب نے کی۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے درثمین کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ بعد ازاں مکرم محمود احمد صاحب مختار شاہد نے "جماعت احمدیہ میں خلافت کا قیام اور اس کی برکات" کے موضوع پر تقریر کی اور آیت استخلاف کی روشنی میں مسلمانوں کی ترقیات کو خلافت سے وابستگی کا نتیجہ قرار دیا اور بتایا کہ جب تک مسلمان خلافت کے دامن سے وابستہ رہے فتح و ظفر نے ان کے قدم چومے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے اقصائے عالم میں اسلام کے پرچم کو بلند کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور جب انہوں نے خلافت کا دامن چھوڑا تو ذلت و محکومی کی انتہاہ گہرائیوں میں جا گرے۔ جدید قیام خلافت کے سلسلہ میں مسلمانوں کی ناکامی اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر گئی کہ خلافت خدا ہی قائم کیا کرتا ہے۔ آپ نے جماعت کے خلاف وقتاً فوقتاً اٹھنے والے کئی فتنوں کا ذکر کیا اور جماعت کے استحکام اور ترقی کو خلافت کی عظیم الشان برکات کا نتیجہ قرار دیا۔

بعدہٗ مکرم جناب مولانا ابو العطاء صاحب نے تقریر کرتے ہوئے منکرین خلافت کی ریشہ دوانیوں کا ذکر فرمایا اور کہا کہ خدا نے سچی خلافت کی ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ اس سے تمکنت اور استحکام حاصل ہوتا ہے۔ قطع نظر عملی پہلو کے اعتقادی رنگ میں بھی ہمیں جو مضبوطی اور فتح و ظفر منکرین خلافت کے مقابلہ پر حاصل ہوئی ہے اس نے حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی خلافت حقہ پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ آپ نے فرمایا کہ پیغامی ایک لمبے تجربہ کے بعد بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اتحاد و استحکام اور ترقی اگر حاصل ہو سکتی ہے تو وہ صرف خلافت کے ذریعہ ممکن ہے۔

آپ کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے پنجابی زبان اور اپنے مخصوص انداز میں حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی اور صالح قرار دیتا ہے۔ مگر آج روئے زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ اگر ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے آپ نے بتلایا ۱۹۴۷ء میں جو فسادات ہوئے ان میں دیگر مسلمانوں کا بہت جانی و مالی نقصان ہوا مگر ہم خلافت حقہ کی برکت سے صحیح و سلامت ایک مرکز سے نکل کر دوسرے مرکز میں جمع ہو گئے۔ اور خدا نے مصلح موعود کی سچی خلافت کے طفیل ہر موقعہ پر ہمیں دشمنوں سے محفوظ رکھا اور ہماری رہنمائی کی۔

مکرم گیانی صاحب کے بعد جناب مولانا غلام باری صاحب سیف نے نظام خلافت پر ہونے والے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا۔ آپ نے فرمایا سابقہ انبیاء کے بعد کوئی انجمن ان کی جانشین نہ ہوتی تھی بلکہ ان کے بعد خلافت ہی قائم ہوتی رہی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی ایک ارشادات پیش کرنے کے بعد آپ نے ثابت کیا کہ خلافت کے خلاف اعتراضات کرنا اور خلافت سے انحراف اختیار کرنا اپنے آپکو ہلاکت اور تباہی میں ڈالنے کے مترادف ہے

آخر میں مکرم مولانا عبد المالک صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کراچی نے عزل خلیفہ کو قرآن مجید کی روشنی میں ناجائز قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ خلافت خدا قائم کرتا ہے کسی بشر کو کیا طاقت ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو بگاڑے۔ اور یہ کہ عزل خلیفہ کا سوال اٹھانا ہی بے ایمانی کا اعتراف کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ عہد الٰہی یہ ہے کہ خلافت نیکوکار مومنوں میں قائم کی جاتی ہے۔

بعد از دعا یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہونے کے علاوہ آلہ نشر الصوت (لاؤڈ سپیکر) اور روشنی کا خاطر خواہ انتظام تھا۔

مقبول احمد ذبیح شاہد منتظم جلسہ ہذا

**ولادت:-** عزیز عبد السلام صاحب سی۔ ایل او کویت آئل کمپنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ اکتوبر ۵۶ء کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صاحب عمر پاک طینت اور نیک ثابت فرمائے۔

(فیض احمد بھٹی کنری سندھ)

# منظوری عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۵۹ء ہوگی احباب نوٹ فرمالیں

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | محمد عبد اللہ صاحب | پریذیڈنٹ | جماعت نصرت آباد |
| (۲) | محمد دین صاحب | سیکرٹری اصلاح و ارشاد | 〃 〃 |
| (۳) | چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب | سیکرٹری زراعت | 〃 〃 |

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | منشی محمد بخش صاحب | پریذیڈنٹ | شیر ماجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں |
| (۲) | اللہ داد خانصاحب | سیکرٹری اصلاح و ارشاد | 〃 〃 |
| (۳) | چوہدری مختار احمد صاحب | سیکرٹری تعلیم | 〃 〃 |
| (۴) | چوہدری غلام نبی صاحب | سیکرٹری مال | 〃 〃 |
| (۵) | چوہدری شرف الدین صاحب | سیکرٹری امور عامہ | 〃 〃 |
| (۶) | 〃 عطا محمد صاحب | سیکرٹری زراعت | 〃 〃 |

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | حافظ مسعود احمد صاحب | جنرل سیکرٹری | جماعت احمدیہ سرگودھا |
| (۲) | بابو غلام رسول صاحب | سیکرٹری مال | 〃 〃 |
| (۳) | شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ | سیکرٹری امور عامہ | 〃 〃 |
| (۴) | قریشی محمود الحسن صاحب | سیکرٹری تجارت | 〃 〃 |
| (۵) | بھائی محمود احمد صاحب | سیکرٹری تعلیم | 〃 〃 |
| (۶) | شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب | آڈیٹر | 〃 〃 |

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب | پریذیڈنٹ | جماعت احمدیہ ایبٹ آباد |
| (۲) | محمد اعظم صاحب بی۔ اے | سیکرٹری مال و وصایا | 〃 〃 |
| (۳) | مولوی عبد السبوح صاحب | سیکرٹری اصلاح و ارشاد و امور عامہ و خارجہ | 〃 〃 |
| (۴) | چوہدری عبد الجلیل خانصاحب | سیکرٹری زراعت | 〃 〃 |

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | مہر راجہ المعروف حاجی صاحب | پریذیڈنٹ | نڑبانہ ڈاکخانہ چنیوٹ ضلع جھنگ |
| (۲) | ملک غلام محمد صاحب زرگر | سیکرٹری اصلاح و ارشاد | 〃 〃 |
| (۳) | مولوی نور احمد صاحب | سیکرٹری مال | 〃 〃 |
| (۴) | میر صالح محمد صاحب | سیکرٹری امور عامہ | 〃 〃 |
| (۵) | میر خان محمد صاحب | سیکرٹری تعلیم | 〃 〃 |

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | شیخ محمد صدیق صاحب | سیکرٹری مال | کوٹ رحمت ضلع شیخوپورہ |
| (۲) | ملک عبد المالک صاحب | سیکرٹری زراعت | 〃 〃 |
| (۳) | محمد حیات صاحب | سیکرٹری تعلیم و اصلاح و ارشاد | 〃 〃 |

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | ڈاکٹر مہر علی صاحب | پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ | انجمن احمدیہ حلقہ جام پور ضلع ڈیرہ غازیخاں |
| (۲) | مولوی عبد العزیز خانصاحب | سیکرٹری مال و تعلیم | 〃 〃 |
| (۳) | ممتاز علی صاحب | سیکرٹری اصلاح و ارشاد | 〃 〃 |

| نمبر | نام | عہدہ | جماعت |
|---|---|---|---|
| (۱) | چوہدری محمد اشرف صاحب | سیکرٹری امور عامہ | جماعت احمدیہ لاہور |
| (۲) | ڈاکٹر احمد علی صاحب | سیکرٹری وصایا | 〃 〃 |
| (۳) | ٹھیکیدار شریف احمد صاحب | سیکرٹری زراعت | 〃 〃 |
| (۴) | ماسٹر محمد ابراہیم صاحب | سیکرٹری ضیافت | 〃 〃 |

(ناظر علیا صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

**خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۵۶ء کو ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہوں**

# مولوی عبدالمالک خانصاحب اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ کا طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول سے خطاب

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کی دعوت پر مکرم مولوی عبدالمالک خانصاحب مربی کراچی نے مورخہ ۶ ستمبر صبح کی دعائیہ میں طلباء اور اساتذہ سے خطاب کرتے ہوئے اس امر کو واضح کیا کہ طلبائے تعلیم الاسلام ہائی سکول پر تمام قوم کی نظریں جمی ہوئی ہیں۔ جس طرح ماضی میں اس سکول سے فارغ التحصیل طلباء نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہیں اور ہر ضرورت کے موقع پر وہ اپنی جانیں اور مال لے کر قربانی کے لئے تیار ہوئے اسی طرح آج بھی ہم آپ سے یہی توقع رکھیں گے کہ آپ اس سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی روح کو اپنے اندر پیدا اور رکھیں تاکہ آپ اپنے اس عہد کو پورا کر سکیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ آپ نے اساتذہ کو بھی ان کے فرائض کی طرف مناسب رنگ میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم میاں صاحب نے مولوی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا پر تقریب ختم ہوئی۔

مورخہ ۸ ستمبر کو مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سندھ سکول ہذا میں تشریف لائے اور اسمبلی میں انہوں نے طلباء کے سامنے تبلیغی لیکچر دیتے ہوئے فرمایا کہ طلباء کو ہمیشہ اپنے عزائم بلند رکھنے چاہئیں اور ہرگز اپنے آپ کو کمتر نہیں سمجھنا چاہئیے۔ بزرگان سلسلہ میں سے کئی ایک کی مثالیں دیتے ہوئے آپ نے طلباء کے سامنے وضاحت کی کہ کس طرح بلند ارادہ انسان کو ترقی کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور بظاہر ناممکن امور پختہ ارادہ کے سامنے سرخم کر دیتے ہیں۔ طلباء کو اپنی استعداد اور طبعی رجحان کے مطابق بڑے سے بڑا آدمی بننے کی کوشش کرنی چاہئیے۔

(خواجہ منظور احمد اختر۔ سیکرٹری سٹاف تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

## درخواستہائے دُعا

(۱) برادرم مکرم حمیداللہ صاحب صاحب کچھ دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (پرویز پرواذی ربوہ)

(۲) مکرم محمد اقبال صاحب کے صاحبزادہ جلال الدین صاحب شاد کا میو ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ جو کہ بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے۔ بزرگان کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ محمد الطاف تنویر لاہور

(۳) ہمارے نہایت مخلص اور محنتی زعیم صاحب حلقہ مارٹن روڈ کراچی مرزا نذیر احمد صاحب بوجہ شدید بخار بیمار ہیں۔ مخلصین بزرگان سلسلہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مخلص بھائی کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ مرزا عبدالمنان منتظم تربیت و اصلاح حلقہ مارٹن روڈ کراچی

(۴) میرا بھائی تقریباً ایک ہفتہ سے بوجہ بخار بیمار ہے۔ درویشان قادیان و دیگر بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرشید خاں محلہ امیرال والا خوشاب

(۵) خاکسار دیر سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ کمزور بہت ہے۔ چلنے پھرنے میں بھی تکلیف ہوتی ہے۔ احباب جماعت درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ (شیخ جلال الدین آف احمدیہ بلڈنگس لاہور حال کورنگی کریک کراچی نمبر ۲۰)

(۶) میری اہلیہ کو بخار ہوتا ہے۔ دوسرے میرا لڑکا ٹائیفائڈ بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ گردے میں درد ہوتی ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ نیند بھی نہیں آتی۔ دل کے دورے ہوتے ہیں۔ بیماریوں کی وجہ سے مالی تنگی بھی بہت ہے۔ ہمارے لئے خاندان حضرت مسیح موعود و صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرحمٰن مہاجر ولد امام الدین صاحب مرحوم ڈسکہ وارڈ ۵ مکان ۱۱۸۸ ضلع سیالکوٹ۔

(۷) خاکسار کا لڑکا جمیل احمد بعمر ۸ سال بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (شیخ محمد علی دوکاندار قلعہ صوبا سنگھ)

(۸) میری بائیں ٹانگ پر سائیکل سے گرنے سے سخت چوٹ لگی ہے۔ جس کی وجہ سے چلنا پھرنا محال ہے۔ التجا ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود و دیگر احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ (حکیم سعداللہ خاں سوکالوی چوہدا کانہ گاؤں)

(۹) گزارش ہے کہ خاکسار بیمار ہے اور پریشانیوں میں مبتلا رہتا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔ نیز میرے بہن بھائیوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ آمین (چوہدری محمد اسمٰعیل)

(۱۰) میری بچی عزیزہ حاجبہ منظور آٹھ دس روز سے بہت بیمار ہے سلسلہ کے بزرگان سے التماس ہے کہ اس کے لئے دعا فرمائیں (بیگم منظور احمد صاحب کوئٹہ)



# اعانت الفضل

مکرم مولوی صالح محمد صاحب مولوی فاضل نے جو سالٹ پانڈ میں خدمت سلسلہ پر متعین ہیں مبلغ ۶/۱۰/- اعانت الفضل کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ یہ رقم آپ نے اپنے فرزند اکبر محمد صادق صاحب کے ایم اے کے امتحان میں کامیابی کی خوشی میں دی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

۲۔ مکرم چوہدری ولی محمد صاحب ساکن دھرووڈ چک ۵۵ جھنگ برانچ ضلع لائلپور نے ایک شخص کے نام بغرض اصلاح و ارشاد خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اس سے پہلے بھی چوہدری صاحب ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرا چکے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو دین و دنیا میں کامرانی اور فلاح بخشے اور زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیز چوہدری محمد شریف صاحب ساکن ٹاڈھیانوالہ چک نمبر ۱۹۲ ضلع لائلپور نے بھی کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ پانچ روپے عطا کئے ہیں خدا تعالےٰ ان کو اس کی عمدہ جزا دے۔ اور ان پر اور ان کی اولاد پر اپنا فضل نازل فرمائے۔ جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ کے مولوی حکیم بخش صاحب چوہدری محمد علی صاحب۔ چوہدری سردار محمد صاحب۔ چوہدری عزیز احمد صاحب چوہدری حسین بخش صاحب چوہدری فتح محمد صاحب۔ چوہدری نبی بخش صاحب چوہدری محمد حسین صاحب۔ چوہدری ہدایت علی صاحب اور چوہدری محمد حسین صاحب ولد شہاب الدین صاحب نے بھی اعانت الفضل میں حصہ لیا خدا تعالےٰ ان سب کی نیکی کو قبول فرمائے

۳۔ (۱) چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی نے اپنے لڑکے اعجاز احمد صاحب کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اچھے نمبروں میں کامیاب ہونے کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اعجاز احمد صاحب کو مزید علمی کامیابیاں عطا فرمائے۔

(۲) والدہ عبدالباسط خاں صاحب گوجرانوالہ نے اپنی لڑکی عزیزہ نسیم نصرت کی ادیب فاضل میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے الفضل کے لئے بھجوائے ہیں کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائیگا جزاہم اللہ احسن الجزاء

مینیجر الفضل

## دعائے نعم البدل

۱۔ میرا بچہ رشید احمد عمر دو سال چند روزہ بیماری کے بعد مورخہ ۲۳/۸/۵۶ء کو فوت ہو گیا اطلاع ربوہ سے مجھے پشاور میں موصول ہوئی ہے۔ میں اس کی بیماری اور وفات کے ایام میں صوبہ سرحد کے دورہ پر رہا ہوں۔ اس لئے اس کی وفات بہت ہی صدمہ کا موجب ہے۔ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ تمام متعلقین و لواحقین کو خدا تعالےٰ جلد صبر جمیل عنایت فرمائے۔

محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت حال پشاور

۲۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب ناقی ربوہ کی چھوٹی لڑکی تقریباً بیس یوم بیمار رہ کر مورخہ ۳/۹/۵۶ء بروز پیر بعد نماز عصر وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب کرام کی خدمت میں بچی کے والدین اور بہن بھائیوں کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔ نیز احباب نعم البدل کی دعا فرمائیں۔

(محمد شریف ربوہ)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری کے خط کا جواب

(بقیہ صفحہ اول)

آخر میں آپ نے مصری صاحب کو اپنی برأت میں پیش کیا ہے۔ مصری صاحب تو خود پیغامیوں میں بیٹھے ہیں میں اُن کی گواہی کس طرح مان سکتا ہوں۔ نہ میں نے ان کو کمیشن مقرر کیا اور نہ ان کے بری کرنے سے آپ بری ہو جاتے ہیں۔ یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ اس وقت آپ کی غلط فہمی دُور ہو گئی تھی یہ بھی جھوٹ ہے۔ میری غلط فہمی کبھی دُور نہیں ہوئی میں آپ کو اس عرصہ میں ایمان کا کمزور ہی سمجھتا رہا ہوں۔ اس معاملہ کا دوبارہ ذکر نہ کرنا میری حیاء کی علامت ہے آپ کے ایمان کی علامت نہیں۔ میں نے تو عبد المنان، عبد الوہاب اور عبد السلام کی باتوں کا بھی دوبارہ ذکر نہیں کیا۔ نہ اماں جی کی باتوں کا دوبارہ ذکر کیا، چنانچہ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے پچھلے دنوں مجھ سے کہا (غالباً شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے) کہ آپ ۲۵ سال سے ان لوگوں کو معاف کرتے آئے ہیں۔ اب بھی خاموشی اختیار کر لیں۔ تو میں نے کہا۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے ۲۵ سال کی معافی کا تو نتیجہ ہے اگر میں آج سے ۲۵ سال پہلے ان لوگوں کی شرارتوں کو ظاہر کر دیتا تو آج یہ جماعت سے الگ ہو چکے ہوتے اور پیغامیوں کی گود میں بیٹھے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ایسے گواہ بھی بھجوائے ہیں جو اپنے اپنے علاقہ میں راستباز اور ثقہ مانے جاتے ہیں اور جو بتاتے ہیں کہ ہم سے خود مولوی حبیب الرحمٰن احراری کے باپ نے شملہ میں ذکر کیا کہ مولوی عبد الوہاب ہمارے ایجنٹ ہیں اور ہم نے ان کو مرزائیوں کی خبریں لانے پر مقرر کیا ہوا ہے وہ چوہدری افضل حق پریذیڈنٹ جماعت احرار سے بھی لمبی لمبی ملاقاتیں کرتے ہیں۔

مجھے کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ میرے لئے میاں زاہد کی گواہی اور اپنا حافظہ کافی ہے۔

آپ نے جو کچھ سید مسعود احمد کی گواہی کی تردید میں لکھا ہے اس بارہ میں آپ کچھ واقعات بھول گئے۔ میں نے جو کچھ کہا تھا رسول کریم صلعم کی محبت الٰہی کے بارہ میں کہا تھا۔ اور رسول کریم صلعم کی محبت کے ذکر میں رسول کریم صلعم کا اسوہ ہمارے لئے سب سے مقدم ہے۔ عیسائی تو خدا پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ قرآن میں حیض اور لواطت کا ذکر ہے۔ ایسی علمی کتاب جس کے پڑھنے کا عورتوں اور لڑکیوں کو بھی حکم ہے اس میں ایسا ذکر آنا بہت نامناسب ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان معترضین کی بات نہیں مانی۔ میں بھی آپ کی بات کو کوئی وقعت نہیں دیتا۔

سید مسعود آپ کے روحانی باپ کا بیٹا ہے۔ آپ اعلان کر دیں کہ وہ جھوٹا اور کذاب ہے۔ وہ خود جواب دے لے گا۔ مجھے اس جھگڑے میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ میر محمد اسحٰق فوت ہو چکے ہیں اور منان زندہ ہے۔ میر محمد اسحٰق کی زندگی میں آپ ان کی جوتیاں چاٹا کرتے تھے۔

میاں عطاء اللہ صاحب کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے وہ جھوٹ ہے۔ آپ کی غرض ہے کہ میں ان کو بھی منافق سمجھوں۔ یہی کوشش آپ کے برادر مخلص اللہ رکھا نے بھی کوہستان میں کی ہے انگریزی کی ایک مثل ہے Cat is out of bag یعنی بلی تھیلے سے باہر آ گئی۔ اسی پر آپ نے عمل کیا ہے اور اپنے خط سے ظاہر کر دیا ہے کہ اخباروں میں ایسی باتیں لکھنے والے کے پیچھے کون ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ ان باتوں کی جانچ کے لئے ایک کمیشن مقرر کر دیں۔ میں خلیفہ ہوں۔ آپ خلیفہ نہیں ہیں۔ جو احمدی کمیشن کے حق میں ہیں آپ اُن کو اور منان کو لے کر الگ ہو جائیں اور اپنی الگ خلافت قائم کر لیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منافقوں کے خلاف کیا کیا اعلان کئے ہیں۔ مگر بتائیں کہ انہوں نے کتنے کمیشن مقرر کئے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام اور عیسےٰ علیہ السلام نے کتنے کمیشن مقرر کئے تھے۔ کم سے کم عبد المنان کے والد کو تو آپ مانتے ہیں۔ انہوں نے کتنے کمیشن مقرر کئے تھے۔ پیغامی اُن کے خلاف یہی شور مچاتے تھے۔ کہ آپ یونہی سنی سنائی باتیں ہمارے متعلق مان لیتے ہیں۔ تحقیقات نہیں کرتے۔ کچھ عرصہ سے غیر احمدی اخباروں میں بھی کمیشن کا سوال شروع ہے مگر جن لوگوں کے کہنے پر وہ یہ بات لکھتے ہیں۔ اُن کے نام نہیں لکھتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان اخباروں کی تاریں بھی کسی ایسے ہی خیالات والے ہاتھ میں ہیں۔ آپ خواہ کتنا ہی شور مچائیں جماعت کبھی کمیشن کے معاملہ میں آپ سے متفق نہیں ہو گی۔ آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ خوارج نے بھی حضرت علیؓ کے سامنے کمیشن کا سوال پیش کیا تھا۔ اور بعد میں اسی بناء پر حضرت علیؓ سے بغاوت کی تھی۔ اگر آپ یہ باتیں بھول گئے ہوں۔ تو اسلامی تاریخ کے یہ اوراق پھر پڑھ لیں۔ اس کمیشن کے مقرر کرنے پر جو ان کی اپنی درخواست پر مقرر ہوا تھا۔ انہوں نے حضرت علیؓ پر نعوذ باللہ کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اگر آپ کبھی اپنے دوست پیغامیوں کے پاس لاہور جائیں تو اُن کی لائبریری میں تاریخ طبری اور تاریخ ابن زبیر مل جائیں گی۔ اس سے آپ کا حافظہ تیز ہو جائیگا۔ جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھ پر کامل اعتماد رکھتی ہے۔ نہ وہ کسی حکومت کے حکم سے میری بیعت میں داخل ہوئی۔ اور نہ اُسے میری بیعت سے نکلنے سے میں روک سکتا ہوں۔ جب تک اس کا ایمان قائم ہے وہ میرے ساتھ رہے گی اور کسی مولوی یا اخبار کے کہنے پر کمیشن کا مطالبہ نہیں کرے گی۔ وہ جانتی ہے کہ اگر ہمیں خلیفہ پر اعتبار نہ رہا تو ہم اسے چھوڑ دیں گے۔ پھر کمیشن کے مطالبہ کے معنے کیا ہوئے

(مرزا محمود احمد) ۹/۵۶